روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | ہفتہ ۲۸ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ، ۱۰ ظہور ۱۳۷۰ہش، ۱۰ اگست ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۷۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ کیلئے دعا کی درخواست

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کچھ عرصہ سے علیل ہیں اعصاب میں کھچاؤ ہے علاج جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے افاقہ ہے سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی بیمار ہیں احباب جماعت سے دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"فطرت اور عقلی حالت اور جذبات کی حالت میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہو جاوے، تو کچھ بات ہے، ورنہ کچھ بھی نہیں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ دنیا کے اشغال چھوڑ دو۔ خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے، کیونکہ اس راہ سے بھی ابتلاء آتا ہے اور اسی ابتلا کی وجہ سے انسان چور، قمار باز، ٹھگ، ڈکیت بن جاتا ہے اور کیا کیا بری عادتیں اختیار کر لیتا ہے، مگر ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔ پس، ہم دنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا ہی سے بھر دو۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے اور اس کی زبان پر نرا دعویٰ ہی رہ جاتا ہے۔ الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تاکہ زندہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۲)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف فضل عمر ہسپتال ربوہ کو مورخہ ۶ جولائی ۱۹۹۱ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قبل از پیدائش "سہیل احمد" عطا فرما چکے ہیں۔ نومولود محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کا پوتا اور محترم بشیر الدین احمد خاکی صاحب آف اسلام آباد کا نواسہ ہے۔

○ مکرم رانا سعید احمد خان صاحب مقیم جرمنی ابن مکرم رانا سعادت احمد خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸ جون کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جو خدا کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام رانا کاشف احمد عطا فرمایا ہے۔

○ مکرم محمد اشرف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم محمد سلیم صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع خانیوال کا پوتا ہے احباب ان کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

مالی قربانی کے لئے اپنے پیاروں کو بھی تلقین کرتے رہو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"میں نے دیکھا ہے بعض ایسے ماں باپ ہیں جن کے بچے جب عملی زندگی میں حصہ لیتے ہیں، کچھ کمانے لگتے ہیں، تاجر ہوتے ہیں، نوکر بنتے ہیں تو وہ ان سے اس رنگ میں صرف نظر کرتے ہیں کہ نہیں دیتا تو کوئی بات نہیں۔ تازہ تازہ کمائی کرنے لگا ہے اور ابھی اس کے دن ہی کیا ہیں؟ ہم نے کمائی قربانیاں کی ہیں۔ اس کو کچھ دیر اسی حالت میں رہنے دیں اور بعض ماں باپ اس طرح ان پر رحم کرتے ہیں کہ ہم نے جو ساری عمر نعمتیں حاصل کی ہیں، خدا کا پیار پایا، خدا تعالیٰ سے غیر معمولی برکتیں حاصل کیں تو اس اولاد بیچاری کو کیوں محروم کریں۔ چنانچہ وہ تاکید کرتے ہیں کہ دیکھو خدا تمہیں اب نوکر بنا رہا ہے۔ تجارت کے مواقع عطا فرما رہا ہے۔ جو کچھ بھی تمہیں ملتا ہے۔ سب سے پہلے خدا کے حضور پیش کرو اور ان دونوں قسم کے تجربے مجھے ہوتے رہتے ہیں بعض دفعہ بڑے دلچسپ ہوتے ہیں۔ بعض بچے تو ایسے ہیں جو اپنے ماں باپ کے سکھانے پڑھانے پر اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ کر اور تعین کے بعد اپنی تنخواہ ملتے ہی یا اپنے منافع ہوتے ہی وہ مجھے بھجوا دیتے ہیں کہ اسے جس طرح بھی چاہیں خدا کی راہ میں استعمال کریں۔ کیونکہ ہمیں خدا نے یہ توفیق عطا فرمائی۔ ہمارا پہلا کمایا ہوا رزق ہے تو اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ کس قسم کے ماں باپ ہیں اور کس قسم کی وہ اگلی نسلیں تیار کر رہے ہیں۔ بعض بچے ہیں جو جب وہ کمانے لگتے ہیں تو نظر سے غائب ہونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر پہلے جماعت میں وہ آتے جاتے بھی ہوں اور مصروف بھی ہوں تو رفتہ رفتہ سرکنے لگتے ہیں گویا ان کی دولت ان کے لئے ایک لعنت بن جاتی ہے اور بعض بچے سعید فطرت ہوتے ہیں۔ مجھے ایک دفعہ ایک بچے نے اپنے ماں باپ کی شکایت لکھی۔ اس نے کہا کہ جب میں نے کمائی شروع کی اور خدا کی خاطر قربانی شروع کی تو میرے ماں باپ مجھے سمجھانے لگے کہ اتنا نہ کرو ظلم ہے اور کچھ اپنے لئے بچاؤ۔ کچھ فلاں کے لئے کرو کچھ فلاں کے لئے کرو۔ تو اس بچے نے مجھ سے پوچھا کہ میرا دل تو نہیں چاہتا کہ ماں باپ کے کہنے میں آ کر خدا کے حضور مالی قربانی پیش کرنا بند کر دوں۔ آپ مجھے بتائیں کیا میرے لئے یہ گناہ تو نہیں ہوگا۔ اگر اس معاملے میں میں ماں باپ کی بات نہ مانوں؟ معلوم ہوتا ہے وہ بہت ہی سعید فطرت نوجوان تھا۔ اس کو ایک یہ بھی ڈر تھا کہ اگرچہ نیکی سے روک رہے ہیں مگر ماں باپ ہیں ان کی اطاعت کا بھی حکم ہے۔ میں نے پھر اس کو سمجھایا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ معاملہ بالکل طے ہو گیا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ ستمبر ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ر ظہور ۱۳۷۰ہش ۱۰ر اگست ۱۹۹۱ء

بچّوں کی تربیت کا ماڈل

وقفِ نَو کی سکیم کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور ابھی کچھ لکھا جائے گا۔ اس کے کچھ فوائد نظروں کے سامنے ہیں کچھ آہستہ آہستہ سامنے آئیں گے۔ آج اس سلسلہ میں ایک بات ہمارے ذہن میں آئی ہے۔ اس کا بیان کر دینا بھی امید ہے مفید ثابت ہوگا۔ اور وہ یہ ہے کہ بچّوں کی تربیت کے لئے اکثر لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا کیا جائے والدین کیا کردار ادا کریں اور یہ سوال ہے بھی بہت اہم۔ آخر بچّے ہی کل کا معاشرہ ہیں اور انہی کے ہاتھ میں مستقبل کی باگ ڈور ہوگی ان کی تربیت بہترین طریق پر کرنے ہی سے ہم اپنے مستقبل کو تابناک بنا سکتے ہیں۔

وقفِ نَو کی سکیم کے آغاز سے لے کر اب تک سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد خطبات میں واقفینِ نَو کی تربیت اور تعلیم کے لئے ہدایات جاری فرمائی ہیں اور متعلقہ دفاتر نے ان ہدایات کو مختلف رنگوں میں احبابِ جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہدایات ابتدائی طور پر تو واقفینِ نَو کے لئے ہیں لیکن ان پر غور کیا جائے تو یہ ہدایات بچّوں کی تربیت کے لئے ایک ماڈل ہیں۔ ان ہدایات کو ماڈل سمجھا جائے اور جن والدین کے بچے وقفِ نَو کی عمر سے بڑی عمر کے ہیں وہ بھی یہ سمجھیں کہ یہ ہدایات ان کے لئے بھی ہیں۔ جہاں تک عمومیت کے رنگ میں ان سے استفادہ کیا جا سکتا ہے ہمیں یقین ہے کہ آئندہ ان ہدایات کو دُنیا ایک ماڈل سمجھ کر ان پر عمل کرے گی اور ان سے فائدہ اٹھائے گی۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ واقفینِ نَو کے لئے جو ہدایات سامنے آئی ہیں ان کو بچّوں کی تربیت کا ماڈل سمجھا جائے اور تمام والدین اپنی اپنی جگہ ان سے استفادہ کریں۔ بے شک تعلیم کے پروگرام پر تو یہ والدین عمل نہیں کر سکیں گے لیکن ہم تربیت کی بات کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہم اساتذہ کی توجہ بھی اس طرف مبذول کروانا چاہیں گے کہ وہ ان ہدایات کا بغور مطالعہ کریں اور انہیں ماڈل سمجھ کر سب بچّوں کے لئے استعمال کریں ایسا کرنے سے واقفینِ نَو کا کردار تو اچھا ہوگا ہی ان کے دیگر بھائی بہن بھی اس سے استفادہ کرتے ہوئے اچھے کردار کے مالک بن سکیں گے۔

زندگی کے دَور پر دَور اس طرح آتے رہے
سَرد و گرم اب اور ہی مجھ کو مزہ دینے لگے
وجہِ قوّت تھے جو اعضاء ہو گئے وجہِ زوال
"جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے"

ابوالاقبال

ہر سمت نظر آتی ہیں لہریں مرے خوں کی
کیا میرے لئے بھی کوئی وادی ہے سکوں کی

مَیں نے تو جلا دی ہے تری عقل و خرد کو
تُو وجہ بنا ہے مری وحشت کی، جنوں کی

ہے میرے نہاں خانۂ دل میں یہی سوغات
تو قدر نہیں کرتا تہ کر جذبِ دروں کی

مَیں بچ کے نکل جاتا ہوں ہر سحر کی زد سے
ملتی ہے کبھی داد تجھے تیرے فسوں کی ؟

تُو بات کرے تو مَیں ہر اِک بات پہ بولوں
تُو نے تو مری بات پہ ہاں کی ہے نہ ہوں کی

دیکھا ہے مری سمت اس انداز سے تُو نے
لگتا ہے کہ یہ بھی ہے دوا حالِ زبوں کی

تُو میرے تعاقب میں چلا ہے تو چلا آ
کیا پاٹ سکے گا کوئی نہر آئی جو خوں کی

مَیں کرب و بلا میں سے گذرتا ہوں ہمہ وقت
تلوار ہے سر پہ مرے اِک لطفِ فزوں کی

چُپ رہ نہ سکا مَیں جو سرِ دار تو بتلا
تکمیل خرد کی ہے کہ تکمیل جنوں کی

دَر دَر پہ صدا دے کے تجھے مَیں نے پکارا
تُو نے کسی دَر سے بھی نہ ہاں کی ہے نہ ہُوں کی

اَب تم بھی چلے آؤ کہ آئے ہیں بہت لوگ
تدبیر نسیم اور ہے کیا تیرے سکوں کی

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۴۸ء کے موقع پر حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی رہے) نے ایک پیغام بھیجا۔

فرمایا:۔

میں آپ لوگوں کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سنت قائم رکھنے کی توفیق پانے پر مبارک باد دیتا ہوں۔ سنا گیا ہے کہ ہندوستان یونین نے ۱۰۰ کے قریب ہندوستانی احمدیوں کو جلسہ میں شامل ہونے کی اجازت دی ہے۔ گو یہ اجازت بہت بعد میں ملی ہے اور شائد اس سے جماعت کے لوگ فائدہ نہ اٹھا سکیں لیکن اگر بعض افراد کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق ملی ہو تو میں انہیں بھی اس اہم موقعہ پر حصہ لینے پر مبارکباد دیتا ہوں۔

برادران! جماعتیں بڑے صدمات میں سے گذرے بغیر کبھی بڑی نہیں ہوتیں قربانی کے مواقع کا میسر آنا اور پھر قربانی کرنے کی قابلیت ظاہر کر دینا ہی افراد کو جماعتوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اور اس سے جماعتیں بڑی جماعت بنتی ہیں۔ ہماری قربانیاں اس وقت تک بالکل اور قسم کی تھیں۔ اور ان کو دیکھتے ہوئے نہیں کہا جا سکتا تھا کہ ہماری جماعت کے بننے کے امکانات موجود ہیں۔ مگر اب جو قادیان کا حادثہ پیش آیا ہے۔ وہ اس قسم کے واقعات میں سے ہے جو قوموں کو بڑا بنایا کرتے ہیں۔ اگر اس وقت ہماری جماعت نے اپنے فرائض کو سمجھا اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کیا تو بڑائی اور عظمت اور خدائی برکات یقیناً اس کے شامل حال ہوں گی۔ اور وہ اس کام کو پورا کرنے میں کامیاب ہو گی۔ جو خدا تعالےٰ نے اس کے سپرد کیا ہے۔ میں قادیان کے رہنے والے احمدیوں کو اس امر کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ شور وشر کا زمانہ جس نے عمل کے مواقع کو بالکل باطل کر دیا تھا۔ اب ختم ہو رہا ہے۔ آہستہ آہستہ امن فساد کی جگہ لے رہا ہے۔ بہت سی جگہوں کے راستے کھل گئے ہیں۔ اور باقی کے متعلق امید ہے کہ آہستہ آہستہ کھل جائیں گے۔ مگر جس رنگ میں کام چل رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ساری دنیا کی جماعت احمدیہ کا ایک مرکز پر جمع ہو جانا ابھی کچھ وقت چاہتا ہے۔ وہ وقت لمبا ہو یا چھوٹا لیکن بہر حال جب تک وہ وقت نہ آئے جس حد تک موجودہ تعطل کو دور کیا جا سکے اسکا دور کیا جانا ضروری ہے۔ گذشتہ سال جو تعطل واقع ہوا وہ معافی کے قابل تھا۔ کیونکہ تمام علاقے آپس میں کٹے ہوئے تھے۔ اور ایک دوسرے تک خبر پہنچانا ناممکن تھا لیکن اب وہ حالت نہیں رہی۔ اب کسی نہ کسی ذریعے سے قادیان اور ہندوستان کی جماعتوں کا تعلق قائم رکھا جا سکتا ہے (دعوت الی اللہ) کے کام کو بھی ہاتھوں میں لیا جا سکتا ہے۔ گذشتہ ایام میں جو تباہی آئی اس موقعہ پر قادیان کے اکثر احباب نے نہایت عمدہ نمونہ دکھایا۔ اور قابل تعریف قربانی پیش کی۔ جس پر میں ہی نہیں ہندوستان اور پاکستان کے لوگ ہی نہیں بلکہ دنیا کے دور دراز ملکوں کے لوگ بھی قادیان کے لوگوں کی قربانی کی تعریف کر رہے ہیں۔ امریکہ اور یوروپ کے لوگ اب قادیان کو صرف ایک مذہبی مرکز کے طور پر نہیں دیکھ رہے بلکہ قربانی کرنے والے، ایثار کرنے والے اور اس دکھ بھری دنیا کو اس کے دکھوں سے نجات دینے کی کوشش کرنیوالے لوگوں کا مرکز سمجھ رہے ہیں۔ اس نکتہ نگاہ سے قادیان اب صرف احمدیوں کا مرکز نہیں رہا بلکہ وہ مختلف مفید عام کاموں کی خواہش رکھنے والے لوگوں کی توجہ کا مرکز ہو گیا ہے۔ ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ ایک مجلس میں شامل ہونے کا مجھے موقعہ ملا۔ میرے پاس امریکن قنصل جنرل کی بیوی تشریف رکھتی تھیں مجلس سے اٹھتے وقت میں نے ان سے کہا کہ اپنے خاوند سے مجھے انٹروڈیوس کرا دیں۔ انہوں نے اپنے خاوند کو مجھ سے ملوایا۔ ملنے کے بعد جو سب سے پہلا فقرہ امریکن قنصل جنرل نے کہا وہ یہ تھا کہ مجھے قادیان دیکھنے کی بہت خواہش ہے افسوس ہے کہ اسوقت تک اس خواہش کو پورا نہیں کر سکا۔ میں نے کہا کہ ہمیں بھی بہت خواہش ہے۔ لیکن افسوس کہ اس وقت ہم بھی اس خواہش کو پورا نہیں کر سکتے اسے سن کر نہایت افسوس سے امریکن قنصل جنرل نے کہا۔ ہاں ہمیں بھی اس بات کا بہت افسوس ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گو احمدیہ جماعت کی اکثریت قادیان کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئی ہے اور اب صرف چند سو احمدی قادیان میں رہ گئے ہیں۔ لیکن قادیان پہلے سے بھی زیادہ دنیا کی توجہ کا مرکز ہو گیا ہے اور اس کی وجہ وہی قربانی اور شاندار نمونہ ہے جو قادیان کے احمدیوں نے پیش کیا۔ اور آپ لوگ اس قربانی کی مثال کو زندہ رکھنے والے ہیں اور اس وجہ سے اس معاملہ میں سب سے زیادہ مبارکباد کے مستحق ہیں لیکن صرف کسی چیز کو زندہ رکھنا کافی نہیں ہوا کرتا۔ اس چیز کو زیادہ سے زیادہ پھیلانا اصل کام ہوتا ہے۔ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس نور آسمانی کو اپنے دل میں زندہ رکھتے جو آسمان سے اس وقت نازل ہوا تھا۔ تو یہ بھی ایک بہت بڑا کام ہوتا لیکن اتنا بڑا کام نہیں جو اس صورت میں ہوا کہ آپ نے اس نور کو اپنے دل ہی میں زندہ نہیں رکھا بلکہ ہزاروں لاکھوں اور انسانوں کو بھی اس نور سے منور کر دیا۔ صحابہ کرامؓ نے اس نور کو اپنی زندگیوں میں زندہ رکھ کر ایک بہت بڑا نمونہ دکھایا لیکن ان کا یہ نمونہ اس سے بھی زیادہ شاندار تھا۔ کہ انہوں نے نور محمدیؐ کا ایک حصہ لاکھوں اور کروڑوں دیگر انسانوں کے دلوں میں بھی بھر دیا۔ پس اے میرے عزیزو آپ کی زندگی کا پہلا دور ختم ہوتا ہے اور نیا دور شروع کرنے کا وقت آگیا ہے۔ پہلے دور کی مثال ایسی تھی جیسے چٹان پر ایک لیمپ روشن کیا جاتا ہے تاکہ وہ قریب آنے والے جہازوں کو ہوشیار کرتا رہے۔ اور تباہی سے بچائے لیکن نئے دور کی مثال اس سورج کی سی ہے جس کے گرد دنیا گھومتی ہے۔ اور جو باری باری ساری دنیا کو روشن کر دیتا ہے۔ بے شک آپ کی تعداد قادیان میں ۳۱۳ ہے لیکن آپ اس بات کو نہیں بھولے ہونگے کہ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے قادیان میں خدا تعالےٰ کے بتائے ہوئے کام کو شروع فرمایا تھا تو اس وقت قادیان میں احمدیوں کی تعداد صرف دو تین تھی۔ تین سو آدمی یقیناً تین سے زیادہ ہوتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعوےٰ کے وقت قادیان کی آبادی گیارہ سو تھی۔ گیارہ سو اور تین کی نسبت ۱/۳۶۶ کی ہوتی ہے۔ اگر اس وقت قادیان کی آبادی بارہ ہزار سمجھی جائے تو موجود احمدیہ آبادی کی نسبت باقی قادیان کے لوگوں سے ۱/۳۶ ہوتی ہے۔ گویا جس وقت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کام شروع کیا اس سے آپ کی طاقت دس گنا زیادہ ہے۔ پھر جس وقت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کام شروع کیا اس وقت قادیان کے باہر کوئی احمدیہ جماعت نہیں تھی۔ لیکن اب ہندوستان میں بیسیوں جگہ پر جماعتیں قائم ہیں۔ ان جماعتوں کو بیدار کرنا منظم کرنا ایک نئے عزم کے ساتھ کھڑا کرنا۔ اور اس ارادہ کے ساتھ ان کی طاقتوں کو جمع کرنا کہ وہ دین حق۔ احمدیت۔ کو ہندوستان کے چاروں گوشوں میں پھیلا دیں یہ آپ لوگوں ہی کا کام ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ قادیان احمدیوں کا مرکز ہے۔ آپ لوگ بھی کہتے ہیں کہ ہم اس لئے قادیان میں بیٹھے ہیں کہ یہاں احمدیوں کا مرکز ہے۔ جب یہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ مرکز کو مرکز کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ مرکز چند مجاوروں کے جمع ہو کر بیٹھ جانے کا نام نہیں۔ مرکز ایک بے انتہا جذبہ کا نام ہے جو اپنے ماحول پر چھا جانے کا ارادہ کر کے کھڑا ہو۔ مرکز کا نام قرآن مجید نے ماں رکھا ہے اور ماں وہی ہوتی ہے جو اپنا خون پلا کر بچوں کو پالتی بڑا کرتی اور جوان کرتی ہے۔ پس قادیان مرکز اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی چھاتیوں کا دودھ تمام طالبان صداقت کو پیش کرے۔ ان کو پالے ان کی پرورش کرے۔ ان کو پروان چڑھائے۔ پس آپ لوگ

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذیر احمد خان

نوبل پرائز کیوں دیا گیا؟

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب موصوف کو عالمی شہرت کا حامل یہ عظیم القدر اعزاز کس کارنامہ کے سرانجام دینے پر دیا گیا اس کی کسی قدر تفصیل جناب نذیر احمد خان نے روزنامہ نوائے وقت لاہور کے ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۹ء کے شمارے میں سپرد قلم کی ہے اس کے ضروری حصے ادارہ نوائے وقت کے شکریہ کے ساتھ ذیل میں ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں

پروفیسر عبدالسلام کی تحقیق کا تعلق آفاقی قوت کی وحدت سے ہے اگر انہوں نے کوئی ایسی چیز دریافت کی ہوتی جس سے فوری طور پر گندم کی پیداوار میں اضافہ ہو جاتا یا تیل کی تلاش میں آسانی ہو جاتی تو آج اس کا چرچا گھر گھر ہوتا۔ لیکن یہ محدود کامیابی اس بے کراں کامیابی کے مقابلہ میں کس قدر حقیر ہے جو پروفیسر عبدالسلام نے حاصل کی ہے۔ اگر ہم یہ معلوم کر لیں کہ وہ کون سی قوت ہے جو ستاروں کو بھی روشن رکھتی ہے اور گندم کے پودے کو بھی اگاتی ہے۔ جو چاند سورج کو بھی گردش میں رکھتی ہے۔ اور تیل کے کنوؤں کو بھی بھرتی ہے۔ جو سمندروں کو بھی موجزن رکھتی ہے اور ہماری آنکھوں کو بھی آنسوؤں سے تر کرتی ہے۔ تو ہمیں نہ صرف زندگی کا راز معلوم ہو جائے گا۔ بلکہ ہر جاندار اور بے جان کی اہمیت ہماری نگاہوں کے سامنے عیاں ہو جائے گی۔

اس قوت کا پتہ لگانے کی کوشش مدتوں سے جاری ہے۔ مگر اس کوشش میں ابھی تک کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے۔ دنیا میں بے شمار ایسی چیزیں ہیں جو اپنی انفرادیت برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے عمل اور فعل کی ذمہ دار خود ہوتی ہیں۔ پہاڑ اپنی جگہ پر جمے ہوئے ہیں۔ جنگل اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ میدان اپنی خوشی سے لہلہاتے ہیں۔ دریا اپنی ہی ترنگ میں بہتے ہیں۔ انسان اپنی ہی سرگرمیوں میں محو ہیں۔ حیوان اپنی ہی دنیا میں مست ہیں۔ اور ان سب کے درمیان ایک ایسی مشترک قوت کا دریافت کرنا جو ان سب کی روح رواں ہے ناممکن نظر آتا ہے۔ لیکن سائنس دانوں نے اس ناممکن کو ممکن ثابت کر دینے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

سائنس دانوں نے اب تک چار قوتوں کا پتہ لگا لیا ہے۔ جو پوری کائنات کے وجود کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ چار قوتیں دراصل ایک ہی ہمہ گیر قوت کے چار رخ ہیں تو کائنات کی وحدت میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ جاتا۔ اور پھر آگ اور پانی ایک دوسرے سے گلے مل کر یہ کہیں گے کہ اگرچہ ہم دونوں کے جسم جدا جدا ہیں۔ لیکن روح تو ایک ہے کائنات کی ہر شے مختلف ذرات سے مل کر تشکیل پذیر ہوئی ہے اور مختلف ذرات چار مختلف طریقوں سے ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان طریقوں میں سے ہر ایک میں مخصوص نوعیت کا عمل اور رد عمل پایا جاتا ہے اور اسی کو عام فہم زبان میں قوت کہا جاتا ہے ان میں سے پہلی قوت کا نام نیوکلیئر (یعنی توانائی) دوسری قوت کا نام برقی مقناطیسی یعنی (الیکٹرو میگنیٹک) تیسری قوت کا نام کمزور قوت اور چوتھی کا نام کشش ثقل ہے۔ کائنات کا ہر ذرہ ان قوتوں میں سے کسی ایک یا ایک سے زیادہ قوتوں کا منبع ہوتا ہے۔ اور یہ قوت جتنے بڑے دائرے میں اثر انداز ہوتی ہے اسے اس قوت کا میدانِ قوت کہتے ہیں۔ ان چار قوتوں کی تشریح سے قبل یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہر زبان وسیع النظر ہو کر ہی اپنے دامن کو پھیلا سکتی ہے۔ اور اردو زبان کو بھی سائنس کی ان مخصوص اصطلاحات کو اپنانے میں عار محسوس نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کا ترجمہ اصل شے کو متعین کرنے سے قاصر رہ جاتا ہے۔ خود انگریزی زبان میں ہزاروں الفاظ فرانسیسی، جرمنی، اطالوی، لاطینی، یونانی اور عربی زبانوں سے لئے گئے ہیں۔ اور اردو زبان کو بھی اسی پالیسی پہ عمل کرنا چاہیئے یہ میری اپنی رائے ہے جس سے اتفاق یا اختلاف کرنے کا حق ہر شخص کو حاصل ہے لیکن میں ان چاروں قوتوں کی جو تشریح کرنے جا رہا ہوں اس میں اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ان چاروں قوتوں میں سے ۱۹۳۵ء سے قبل صرف دو ہی قوتوں کا پتہ لگایا جا سکا تھا۔ ایک قوت ثقل تھی۔ اور دوسری برقی مقناطیسی قوت ثقل کا پتہ سب سے پہلے سر آئزک نیوٹن نے آج سے دو سو سال قبل لگایا تھا۔ اور یہ بتایا تھا کہ پوری کائنات اسی قوت کے سہارے قائم ہے۔ زمین، چاند، سورج، ستارے کہکشاں سب مسلسل گردش کر رہے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے کسی زنجیر سے منسلک نہیں ہیں اور نہ ہی وہ کسی جامد ستون پر کھڑی کی گئی ہیں۔ وہ سب خلائے بسیط میں بغیر کسی سہارے کے لاکھوں سال سے چکر لگا رہی ہیں۔ اور وہ ایک انچ آگے کھسکے ہیں اور نہ ہی ایک انچ پیچھے ہٹے ہیں۔ یہ کرشمہ قوت ثقل کا ہے۔

برقی مقناطیسی قوت کا پتہ فیراڈے اور میکسول نے لگایا تھا۔ اور یہ بتایا تھا کہ مثبت اور منفی برقی چارج کا دائرہ کار ہر جگہ پھیلا ہوا ہے۔ نیوکلیئر اور کمزور قوت کا پتہ لگانے کا سہرا بیسویں صدی کے سر ہے اور یہ دونوں قوتیں بھی کائنات کو مستحکم بنانے میں اہم کردار سر انجام دے رہی ہیں۔

ان چاروں قوتوں میں سے سب سے زیادہ طاقتور نیوکلیئر اور سب سے زیادہ کمزور قوت ثقل ہے۔ لیکن نیوکلیئر قوت کا دائرہ عمل سب سے چھوٹا اور قوت ثقل کا دائرہ عمل سب سے بڑا ہے۔ نیوکلیئر طاقت صرف ایٹم کے دل میں ہوتی ہے جسے سائنسی زبان میں نیوکلیس کہتے ہیں۔ ایٹم جو یونانی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ناقابل شکست ہیں۔ ایٹم ایک ایسا چھوٹا سا ذرہ سمجھا جاتا ہے جس کو مزید چھوٹا کرنا یا توڑنا ناممکن سمجھا جاتا تھا۔ لیکن بعد میں سائنس دانوں نے یہ معلوم کر لیا کہ ایٹم کے بھی تین جزو ہوتے ہیں۔ جن کے نام الیکٹران، پروٹان اور نیوٹران ہیں اور ایٹم کو نہ صرف توڑا جا سکتا ہے بلکہ اسے توڑ کر ناقابل یقین مقدار میں حرارت اور توانائی حاصل کی جا سکتی ہے نیوکلیئر اور کمزور قوت صرف ایٹم کے دل میں اور اس کے آس پاس ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان دونوں قوتوں کو بعض اوقات نیوکلیئر فورس کا نام دیا جاتا ہے۔

کائنات کا ہر ذرہ ان چاروں قوتوں کا حامل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی وہ ان چاروں قوتوں سے بیک وقت متاثر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر صرف چند مخصوص ذرات ہی نیوکلیئر (ایٹمی) قوت پیدا کرتے ہیں۔ اور اس قوت سے متاثر ہوتے ہیں۔ برقی مقناطیسی قوت وہ ذرات پیدا کرتے ہیں جن میں برقی رو ہوتی ہے۔ اور وہ ذرات انہی ذرات سے متاثر ہوتے ہیں جن میں برقی چارج ہوتا ہے۔ یہ چارج دو قسم کا ہوتا ہے مثبت اور منفی۔ مثبت اور منفی چارج کے درمیان جو قوت پیدا ہوتی ہے۔ وہ دونوں کو مواصلت کے رشتے میں پروتی ہے۔ لیکن جن ذرات میں یکساں قسم کی برقی رو ہوتی ہے وہ ایک دوسرے سے بھاگتے ہیں۔ ہمیں کائنات میں جتنی بھی مادی اشیا نظر آتی ہیں وہ سب برقی مقناطیسی قوت کی وجہ سے اپنا وجود برقرار رکھتی ہیں۔ یہ قوت پہلے تو ایٹم کے الیکٹران اور پروٹان کو یکجا رکھتی ہے۔ پھر مختلف ایٹموں کو ایک ساتھ رکھتی ہے اور پھر ایٹموں کے مجموعہ یعنی مالیکیول کو ایک مخصوص شکل دیتی ہے یہ بات یاد رہے کہ بعض اوقات کروڑوں ایٹم سے مل کر ایک مالیکیول بنتا ہے۔ اور پھر مالیکیول سے وہ اشیاء وجود میں آتی ہیں جنہیں ہم جانتے اور پہچانتے ہیں۔

برقی مقناطیسی قوت میں مختلف ذرات کو یکجا رکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس صلاحیت کا مظاہرہ ہم بڑے بڑے پہاڑوں میں دیکھتے ہیں جو میلوں لمبے چوڑے اور اونچے ہوتے ہیں۔ اس کی اسی صلاحیت کا شاہکار ہماری زمین ہے جس کا قطر ۷۹۲۷ میل ہے ہر کیمیاوی تبدیلی اسی قوت کی وجہ سے آتی ہے۔ خود ہمارے جسم اور ذہن میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں وہ اسی قوت کی بدولت ہوتی ہیں۔ قوت ثقل ان تمام ذرات پر اثر انداز ہوتی ہے جن کا کچھ وزن ہوتا ہے۔ اور اس کے یہ معنے ہیں کہ زمین اور آسمان پر ہمیں جتنی بھی چیزیں دکھائی دیتی ہیں وہ قوت ثقل کے زیر اثر ہیں۔ یہ قوت ایٹم کے تینوں اجزاء یعنی الیکٹران، پروٹان اور نیوٹران میں موجود ہوتی ہیں۔ اس قوت میں ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ صرف مواصلت کی کوشش کرتی ہے۔ مفارقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہی قوت تمام سیاروں ستاروں اور کہکشاؤں کو ایک دوسرے سے منسلک کئے ہوئے ہے۔ نیوکلیئر قوت برقی مقناطیسی قوت مقامی اور محدود نوعیت کی ہوتی ہیں۔ لیکن قوت ثقل کا اثر کائنات کے ہر ذرہ پر پڑتا ہے۔ اور اس کا دائرہ کار پھیلتا ہی گیا ہے۔

ان چاروں بنیادی قوتوں میں حصہ اشتراک معلوم کرنے کی بڑی کوشش کی گئی ہے۔ اور پروفیسر عبدالسلام کا کارنامہ یہ ہے کہ ان کی تحقیق کی بدولت اب بنیادی قوتوں کی تعداد چار سے گھٹ کر تین رہ گئی ہے۔ ان کا یہ نظریہ ثابت ہو چکا ہے کہ برقی مقناطیسی قوت اور کمزور (نیوکلیئر) قوت ایک ہی قوت کے دو مختلف روپ ہیں۔ اب کائنات اس عظیم سائنس دان کی انتظار میں ہے جو یہ ثابت کر دے کہ نیوکلیئر قوت برقی مقناطیسی قوت اور قوت ثقل ایک ہی آفاقی قوت کی تین مختلف شکلیں ہیں۔

یہ دن کب آئے گا اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ لیکن قرائن بتا رہے ہیں کہ وہ دن ضرور آئے گا۔ اور جب وہ دن آئے گا تو سائنس دان اس قوت کے لئے کوئی نام ڈھونڈیں گے۔ لیکن انہیں نام ڈھونڈنے کی ضرورت کیوں پیش آئے۔ اس قوت کو روز ازل سے ہی اللہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المحراب سے

خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو

جمیلہ عرفانی

ناصرات الاحمدیہ کے قیام کے وقت نصرت گرلز ہائی سکول میں موجود ایک ننھی بچی سرخ رنگ کا ناصرات الاحمدیہ کا بیج ملنے پر مسرور ہو کر دل و جان سے ناصرات اور پھر لجنہ تنظیم کے ہر پروگرام میں حصہ لینے لگی۔ سب سے پہلے امۃ الحی لائبریری کی سیکرٹری کا عہدہ ملا۔ لجنہ مرکزیہ کی سب سے کم عمر ممبر کو کونے میں دبے ہوئے دیکھ کر حضرت ام ناصر نے دیکھا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا اور فرمایا خوب تن کر بیٹھا کرو چھپ کے کیوں بیٹھتی ہو۔ کراچی لجنہ کی ابتدائی کارکنات میں آپکا نام نمایاں ہے۔ قدرتی طور پر قیادت کا ملکہ پایا تھا چنانچہ لجنہ کے حلقوں کے قیام انتخابات عاملہ کے اجلاس بروقت کروا کے ہر حلقے کو ساتھ لے کر تیزی سے چلتیں۔ سالانہ رپورٹیں لکھ کر طبع کروا کے حضرت فضل عمر کی خدمت میں اور مرکز کے اہم دفاتر میں ارسال کرتیں۔ نوجوان تعلیم یافتہ لڑکیوں کی ایک تنظیم ینگ وومنز ایسوسی ایشن قائم کی۔ جسکا مطمحِ نظر تربیت و اصلاح اور خدمت خلق تھا۔ تقریر کی مشق کرانے کے لئے پندرہ روزہ تربیتی کلاس لگائی جس سے کافی ممبرات نے استفادہ کیا اور لجنہ کراچی کو تربیت یافتہ مقررات ملتی رہیں۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران ہنگامی طور پر ان تھک کام کیا۔ لیڈی ڈفرن ہسپتال میں نرسنگ کی تربیت کا انتظام کیا۔ فوجیوں کے لئے سویٹر ٹوپیاں اور دیگر تحائف جمع کر کے پیکٹ بنائے۔ ایک جلسہ منعقد کروا کے اس اہم ملکی ضرورت کیلئے چندے کی تحریک اس موثر انداز میں کی کہ خواتین نے زیورات اور نوٹوں کی بارش کر دی۔ سٹیٹ بنک کے مینیجر صاحب نے کہا کہ پہلی مرتبہ اتنا سونا ہمارے پاس آیا ہے۔ ۱۹۷۲ء میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے کا پروگرام کراچی ریڈیو نے ریکارڈ کیا اور بعد میں جمیلہ عرفانی صاحبہ کی تقریر کا کچھ حصہ نشر کیا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران افریقہ سے ایک خط موصول ہوا کہ ریڈیو پاکستان سے سواحیلی میں پروگرام نہیں ہوتا جسکی وجہ سے بی۔بی۔سی پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ جمیلہ عرفانی صاحبہ کی تحریک پر ریڈیو پاکستان نے سواحیلی پروگرام شروع کروایا جو اب بھی جاری ہے۔ ان کے کارناموں کی فہرست طویل ہے سب سے اہم بات کراچی لجنہ میں ٹیم ورک کی روح پیدا کرنا اور کام میں لذت پیدا کرنا ہے۔ یہی سوال جب جمیلہ صاحبہ سے پوچھا تو آپ نے جواب دیا۔ اپنے بارے میں سب سے زیادہ بڑا اعزاز حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے دیا۔ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ تھا۔ حضرت بیگم صاحبہ کی تقریر بھی تھی۔ جب میری تقریر ختم ہوئی تو خود میرے آنسو بہہ رہے تھے۔ جب میں بیگم صاحبہ کے پاس گئی تو انکی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا "ظالم تو نے غضب کر دیا تمہارے بعد تو بولنے کو دل نہیں چاہتا"۔ یہ سب سے بڑا خراج تحسین تھا جو مجھے حاصل ہوا اس کے بعد مجھے کسی تعریف کی حاجت نہیں۔

محترمہ نصیرہ انور صاحبہ اہلیہ محترم شریف احمد وڑائچ صاحب ۱۹۵۷ سے خدمات کا آغاز کیا کراچی لجنہ کی عمارت کی بنیادی اینٹوں میں سے ہیں۔ ناظم آباد، پی۔ای۔ایچ۔ایس اور ماڈل کالونی میں حلقے قائم کئے۔ تربیتی کلاسوں اور درس کے اہتمام اپنے مکان پر کئے ۱۹۶۲ء اور ۱۹۷۲ء میں مرکز سے سندِ خوشنودی ملی اس کے علاوہ حسنِ کارکردگی کے ان گنت انعامات حاصل کئے ۱۹۶۲ء میں ضلع کراچی کی سیکرٹری مال کی ضرورت کے پیش نظر اپنی خدمات پیش کیں اور مال کے سارے کام کو باضابطہ بنایا۔ ۲۰ نومبر ۱۹۶۳ء کو بنک میں پہلا اکاؤنٹ کھلوایا۔ ہر حلقے میں سیکرٹری مقرر کی کچھ رقم جمع ہوئی تو دس ہزار دس ہزار کے دو فکسڈ ڈیپازٹ کے سرٹیفکیٹ خریدے جو ۱۹۸۰ء میں کیش کروا کے تیس ہزار روپے کی رقم حضرت امام جماعت الثالث کی خدمت میں برائے اشاعت قرآن پیش کی گئی۔ مال کے علاوہ خدمت خلق کا بہت کام کیا جس میں ممبرات کے عطیات، پرانے کپڑوں کو دھو کر بٹن وغیرہ ٹانک کر استری کر کے پیکٹ بنانا بھی شامل ہے۔ ۱۹۸۳ء میں کیسٹ پروگرام کے سیلز سیکشن کی انچارج بنیں۔ ۱۹۸۸ء سے شعبہ اشاعت کا سیلز سیکشن سنبھالا

حکیم عبدالحمید اعوان

جامن

اللہ تعالیٰ نے موسم گرما میں جن پھلوں کی نعمت اپنے بندوں کو عطا کی ہے ان میں سے ایک جامن بھی ہے گرمی کی شدّت سے بے حال ہونے کے بعد جب بارشوں کا موسم آتا اور گھٹائیں برستی ہیں تو یہ پھل بھیگی ہوئی فضاؤں سے نمی حاصل کر کے خوب رس دار ہو جاتا ہے۔

برسات میں آموں اور جامن کی شاخوں پر جھولے ڈالے جاتے اور ان کے پھلوں سے کام و دہن کو لذت بخش کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا موقع پیدا ہو جاتا ہے۔

جامن کو نمک اور سیاہ مرچ لگا کر کھانے سے اس کا ذائقہ نکھر جاتا ہے۔ اور یہ آسانی سے ہضم کے مراحل میں سے گذر جاتا ہے۔ اس پھل کو کھانے سے زبان اس کے رنگ سے رنگی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا پیش کردہ یہ لذیذ تحفہ زبان کو ہی لذت نہیں بخشتا بلکہ جسم انسانی کو غذائیت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی مختلف بیماریوں کو بھی دور کرنے کا باعث بنتا ہے۔ یہ پھل اپنے مزاج کے لحاظ سے سرد خشک ہے اور اپنی اسی خصوصیت کے سبب یہ خون کے جوش اور گرمی کے نقائص دور کرتا۔ بھوک لگاتا اور کھانے کو ہضم میں مدد دیتا ہے۔ اپنی خشکی کی وجہ سے یہ قدرے قابض ہے۔

جامن تلی، جگر اور معدہ کو طاقت دیتا اور پیشاب میں شکر آنے کو روکتا ہے۔ گرم طبیعت والوں کے اگر بال گرتے ہوں تو انہیں گرنے سے روکتا ہے۔ کیونکہ اس کے اجزاء میں گیلک ایسڈ اور وٹامن سی پائی جاتی ہے۔

جگر اور معدہ کو طاقت دینے میں اس سے بڑھ کر کوئی اور پھل نہیں یہ جسم سے زائد حرارت خارج کر دیتا ہے۔ یہ پیشاب آور ہے۔ پیٹ کے کیڑے مارتا اور پیاس کو تسکین دیتا ہے۔

اپنی خشک مزاجی کی وجہ سے یہ مسوڑھے مضبوط کرتا اور دانتوں کو ہلنے سے روکتا ہے

جامن دل کو طاقت دیتا۔ خون بڑھاتا اور جسم کو فربہ کرتا ہے۔ پرانے دستوں کا خاتمہ کرتا اور پتھری خارج کر دیتا ہے۔

جامن کو گھوٹ کر گنجے سر پر لیپ کرتے رہنے سے بال نکلنا شروع ہو جاتے ہیں اور تلی کے مقام پر لیپ کرنے سے بڑھی ہوئی تلی ٹھیک ہونے لگتی ہے۔

جامن کے درخت کے چھلکے جلا کر بطور منجن دانتوں پر ملتے رہنے سے دانتوں کی تقریباً سب بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔

اس درخت کی کونپلیں پانی میں ابال کر غرارے کرنے سے حلق کی سوزش اور خناق دور ہو جاتا ہے۔

ایسے اشخاص جنہیں کھانا کھانے کے فوراً بعد اجابت ہو جاتی ہے ان کے لئے جامن کھانا ازحد مفید ہے۔ شوگر کے مریضوں کے لئے یہ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ جامن کی گٹھلی کا سفوف جہاں ذیابیطس کے لئے بہت مفید ہے وہاں یہ سفوف تین ماشہ کی مقدار لسی یا دہی کے ساتھ دن میں تین چار بار استعمال کرنے سے ہر قسم کی پیچش دور ہو جاتی ہے۔ سردیوں کا موسم ہو تو لسی کی بجائے شربت انجبار میں ملا کر چاٹ لیا جائے۔

آنکھوں سے پانی آتا ہو تو جامن کی گٹھلی کا سفوف تین ماشہ کی مقدار میں صبح شام پانی سے کھایا جائے یہی سفوف لیکوریا کو ختم کر دیتا ہے۔

جامن کا درخت ایک سدا بہار درخت ہے۔ موسم بہار میں اس کے نرم اور چمکدار پتے نگاہوں کو بہت بھلے لگتے ہیں۔ اس کی چھاؤں بڑی گھنی ہوتی ہے برسات کے موسم میں جب بوندیں برستی

باقی صفحہ پر

ہوا ہے۔ اس فعال عہدہ دار کی صحت و طمانیت کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ——— چوہدری غلام دستگیر فیصل آباد

مکرّمہ امۃ العزیز فرحت صاحبہ

میری بہو امۃ العزیز فرحت اہلیہ عزیزم بشارت احمد صاحب مورخہ ۴ر مئی ۹۱ئ کو ہم سب کو اشک بار کر کے راہی ملک بقا ہوئیں میری منجھلی ہمشیرہ کی بیٹی کے ناطے وہ میری بھانجی بھی تھیں۔ بہت سلجھی ہوئی پاک سیرت اور پاک طینت خاتون تھیں۔ توکل علی اللہ میں اُن کا اپنا ایک مقام تھا۔ تقویٰ اور طہارت میں زندگی گذاری لجنات کے اجلاس میں بڑی باقاعدگی سے حصّہ لیتیں۔ ہر رمضان المبارک میں اپنے حلقہ کی احمدی مستورات اور ناصرات کو درس قرآن دینا ان کا معمول تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (اوّل) کے درسوں کے حوالجات سے اپنے درس میں بہت دلچسپی پیدا کر دیتیں۔ قرآن مجید کا دور مکمل کر کے خاکسار یا مربی صاحب سے دعا کی درخواست کرتیں۔ شہر فیصل آباد کی لجنہ اماء اللہ میں بطور سیکرٹری جنرل ۱۱ سال تک کام کرتی رہیں اور یہ عہدہ صرف اُن کی بیماری کی وجہ سے کسی دوسری عزیزہ کے سپرد کیا گیا۔ نماز کو ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر خشوع و خضوع سے ادا کرتیں۔ اور ذکر الٰہی سے عموماً ان کی زبان تر رہتی۔

تعبیر الرویا میں انہیں خاص مہارت تھی اُن کی بتائی ہوئی اکثر تعبیر اُسی طرح پوری ہوتی خود بھی صاحب رویا تھیں۔ صرف ایک واقعہ بیان کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ دس بارہ سال کی بات ہے کہ اُن کے میاں نے کہا کہ میں نے اپنے کاروباری سلسلہ میں اگلے سوموار یا منگل کے دن فلاں شہر جانا ہے۔ بچے فرمائش کرنے لگے کہ ہماری پسند کی فلاں چیز لانا۔ امۃ العزیز کہنے لگیں کہ سوموار منگل کو نہیں بلکہ اگلی جمعرات کو وہاں جائیں گے۔ بشارت نے کہا کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ میں جمعرات کو جاؤں۔ سوموار کا دن آیا۔ اُن کے میاں نے ناشتہ وغیرہ کر کے اپنا بریف کیس سنبھالا اور چلنے کو تیار ہی تھے کہ دروازہ پر کسی نے دستک دی اور ایک خط بشارت کو دیا۔ کھولا تو پتہ چلا کہ جس شخص کو ملنے جانا تھا اُسی کا خط ہے۔ اُس نے لکھا تھا کہ آپ جمعرات کو تشریف لائیں کیونکہ سوموار منگل کو میں ایک ضروری کام کے سلسلہ میں باہر جا رہا ہوں۔ امۃ العزیز نے کہا کہ میں نے بتایا تھا کہ مجھے بذریعہ خواب اس بات کا علم دیا گیا تھا کہ یہ جمعرات کے دن وہاں جائیں گے تو یہ کہتے تھے کہ جب بلانے والے نے مجھے سوموار منگل کو بلایا ہے تو جمعرات کو کیوں جاؤں۔

وقت پر نماز پڑھنے والی اور تہجد کی پابند خاتون تھیں۔ ہر نماز میں سجدہ میں گریہ وزاری کرنا اُن کا معمول تھا اور ہمارے گھر والے حیران ہوتے کہ سجدہ میں گرتے ہی ان پر اس قدر جلدی رقت کس طرح طاری ہو جاتی ہے۔ جب کبھی مشکل کام آپڑتا کمرہ کے اندر جا کر کنڈی لگا لیتیں اور گھنٹوں دعاؤں میں گذار دیتیں۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث سے بہت پیار اور محبت تھی۔ جب حضور نے اُس کا نکاح پڑھایا اور خاکسار نے دعا کے لئے عرض کیا تو حضور کا گرامی نامہ موصول ہوا تو اُس میں لکھا تھا کہ "میں اس کے لئے ہمیشہ دعا کرتا رہوں گا"۔ امام جماعت احمدیہ الرابع کا ایک فوٹو ہمیشہ اپنی جیب میں رکھتیں۔ مطالعہ کے وقت کتاب میں ہوتا۔ اور سوتے وقت تکیہ کے نیچے۔ سخت بیماری کے ایام میں جب ہماری اور ڈاکٹروں کی رائے یہ ہوتی تھی کہ چند دنوں یا گھنٹوں کی مہمان ہے حضور کی فوٹو کی طرف اشارہ کر کے ہمیں تاکید کرتیں کہ ان کو دعا کے لئے کہیں تو میں تندرست ہو سکتی ہوں دعا کیلئے عرض کیا جاتا تو اسکی حالت بدلنا شروع ہو جاتی۔ کئی دفعہ یہ مردہ حضور کی دعاؤں سے زندہ ہوا۔ صدقات کی طرف ان کی بہت توجہ رہتی۔ کوئی حاجتمند اُن کے گھر سے خالی ہاتھ نہ جاتا۔

اپنی ملازمت کے دوران اُن کی فراست کی وجہ سے ہر فنکشن سکول کا انہی کے سپرد کیا جاتا اور وہ ہمیشہ مقابلہ میں اوّل آجاتیں۔ اُس کی کلاس کا رزلٹ ہمیشہ سو فیصد رہا۔ بہت اچھی ادیب اور مضمون نگار تھیں۔ عرصہ ۹-۱۰ سال کا واقعہ ہے کہ دونوں میاں بیوی قادیان گئے۔ بعض درویشوں نے ان کے میاں عزیزم بشارت احمد صاحب سے کہا کہ آج آپ بعد نماز ظہر یا عصر اپنے قادیان آنے اور یہاں قیام کرنے کے تاثرات پر آدھ گھنٹہ تقریر کریں۔ وعدہ کر آیا لیکن ایک کاروباری ہونے کے لحاظ سے بہت گھبرایا کہ وقت بہت کم ہے اور تقریر کی تیاری نہیں۔ کیا کروں گا۔ امۃ العزیز کو جب بشارت کی گھبراہٹ کا پتہ چلا تو کہنے لگی کہ میں ابھی آپ کے لئے تقریر لکھ دیتی ہوں۔ چنانچہ وہیں بیٹھی قلم برداشتہ ایک جچی تلی تقریر لکھ کر بشارت کے حوالے کی جو بہت پسند کی گئی اور اخبار میں بھی اس کا ذکر آیا۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہر چھوٹے بڑے سے نہایت ادب سے پیش آتیں۔ حضرت اماں جان حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت امۃ الحفیظ صاحبہ (اللہ ان سب پر راضی ہو) کا ذکر خیر کر کے بچوں کو نصیحت کیا کرتیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے واقعات کثرت سے اپنے اور دوسرے بچوں کو سنایا کرتیں اور ان میں ایسے واقعات سننے کی لگن پیدا کر دیتیں۔

اُن کی آخری خواہش تھی کہ حضور اُس کا جنازہ پڑھائیں۔ چنانچہ اُس کی یہ خواہش بھی پوری ہوئی۔ حضور نے ۱۰ر مئی ۹۱ئ کو جرمنی میں اپنے خطبہ ثانیہ میں اُن کے متعلق فرمایا:

" ابھی نماز جمعہ ختم ہونے کے بعد نماز جنازہ ہوگی۔ جرمنی کی یہ خاتون امۃ العزیز جو فیصل آباد کے نائب امیر چوہدری غلام دستگیر صاحب کی بہو تھیں۔ بہت ہی نیک خاتون سلسلے سے بے حد محبت اور خلوص رکھنے والی اور (امامت) احمدیہ سے تو اُن کو ایسا عشق تھا کہ ایک مثالی عشق تھا بلکہ حیرت ہوتی تھی کہ کس طرح ان کو محبت بھی ہے یقین اور اعتماد بھی ہے۔ کئی دفعہ پہلے فیصل آباد میں اس حد تک بیمار ہو گئیں کہ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے تو یقین ہے کہ (امام) وقت دعا کریں گے تو میں ٹھیک ہو جاؤں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس اخلاص کو قبول کیا اور حیرت انگیز طریق پر شفایاب ہو گئیں۔ پھر خواہش کے مطابق لندن بھی آئیں مجھ سے ملیں۔ بعد میں واپس جا کر پھر دوبارہ جرمنی آئیں۔ اب چند مہینے پہلے سے اُن کی حالت بہت زیادہ خراب تھی اور ایک اور بیماری ہوئی یعنی لنگز کا کینسر تھا تو اس وقت بھی اُنکے ایمان میں لغزش نہیں آئی۔ توکل میں کوئی فرق نہیں پڑا اور ہسپتال میں ایک دفعہ لاعلاج کر کے گویا پھینک دیا گیا تھا۔ تو ان کی طرف سے پھر مجھے پیغام ملا پھر خدا تعالیٰ نے دعا کی توفیق دی اور اُس حالت سے نکل کر پھر خدا کے فضل سے باہر آگئیں۔ لیکن تقدیر جو ہے وہ لازماً آنی ہے یعنی موت تو ٹل نہیں سکتی۔

..... آخر اُن کا وقت آنا ہی تھا لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ان کی یہ شدید خواہش تھی کہ میں اُن کا جنازہ پڑھوں۔ چنانچہ جب ہم یہاں جرمنی آرہے تھے تو میری اہلیہ نے مجھے یاد کرایا انہوں نے کہا کہ دیکھو اُس کی یہ جو تمنا تھی خدا نے یہ بھی پوری کر دی اور اُس وقت تک نہیں مری جب تک آپ کے جرمنی آنے کا انتظام نہیں ہوا۔ ورنہ جنازہ غائب ہی ہو سکتا تھا۔ سامنے رکھ کر تو جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا تھا۔"

ان کی میت جب فیصل آباد آئی تو حضرت مخدومی شیخ محمد احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا کہ میں نے کندھا دینا ہے چنانچہ تابوت اٹھایا گیا اور انہوں نے کندھا دیا۔ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔

ع اُڑ گئی میرے چمن سے عندلیب خوشنوا
وہ میری پیاری بہو امۃ العزیز باوفا
آخری اُس کی تمنا بھی ہوئی پوری تمام
آ گئے اُس کے جنازہ کے لئے ظاہر امام

المحراب سے

ایک روشن شمع

صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ ربوہ تحریر فرماتی ہیں:۔

" اہلیہ صاحبہ مولوی عبدالمالک صاحب نے اپنے قیام کراچی کے دوران جو لجنہ کا کام کیا ہے وہ لکھ کر دیا ہے۔ اپنے حلقہ دارالصدر شرقی نمبر ایک میں بھی انہوں نے بہت محنت جانفشانی اور حقیقی جذبہ سے کام کیا ہے۔ آپ نے خوابیدہ محلے کو بیدار کر دیا ہے۔ اس محلہ نے قابل تعریف ترقی کی ہے اب یہ محلہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بیدار اور فعال حلقوں میں شمار ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں آئندہ بھی اس سے زیادہ ہمت شوق اور ولولے سے کام کرنے کی توفیق دے (اے خدا تو ایسا ہی کر)

مندرجہ بالا خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ روشن شمعیں جہاں بھی ہوں اپنے ماحول کو روشن رکھتی ہیں۔ کراچی لجنہ اماء اللہ کو اس شمع کی روشنی سے ۱۹۵۵ء سے ۱۹۷۱ء تک متمتع ہونے کی سعادت ملی۔ آپ کو جو عہدہ بھی دیا گیا بشاشت قلب سے اپنے فطری حسن انتظام کی وجہ سے بہترین طریق سے کیا۔ آپ ایسی عہدہ دار ہیں جو نئی عہدہ داروں کو جنم دیتی ہیں اور تربیت و اصلاح کے بعد ایسی لیڈرز تیار کرتی ہیں۔ جو ان کی روشنی لے کر خدمت کے میدان میں نکل آتی ہیں۔ ہر امام کی خوشنودی حاصل کی۔ اپنے بچوں کی مثالی رنگ میں تربیت کی۔ انتہائی کفایت و سلیقہ سے بچت کر کے جماعتی ضروریات کے لئے ہر چندہ میں حصہ لیتی ہیں۔ موصیہ ہیں۔ آپ کی روحانی اولاد میں ایک (سابق عیسائی) خاتون ہیں جو سلسلہ میں شامل ہوئیں خدا تعالیٰ قبول فرمائے اور ہر آن حافظ و ناصر ہو (اے خدا تو ایسا ہی کر)

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اگر آپ ربوہ سے باہر رہتے ہیں تو جب بھی ربوہ تشریف لائیں اخبار الفضل کے دفتر میں تشریف لا کر ہمیں اعزاز عطا کریں آپ سے ملاقات اور آپ کے مشورے ہمارے لئے خوشی کا باعث ہوں گے۔ (مدیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم شہادت احمد صاحب کی بیٹی عزیزہ طیبہ بشارت گذشتہ دو سال سے بیمار ہے۔

○ عزیزہ شازیہ شاہدہ بنت مکرم سرفراز احمد خانصاحب اگوکی ضلع سیالکوٹ پندرہ دنوں سے سخت بیمار ہے۔

○ محترمہ سلمیٰ عطا صاحبہ کا اپریشن ہو رہا ہے۔

○ مکرم محمد ناصر صاحب ۔ محلہ دارالنصر غربی ربوہ کا بایاں پاؤں زخمی ہونے کی وجہ سے علیل ہیں۔

○ مکرم ثناء اللہ صاحب آف سکھیکی بعض پریشانیوں سے دوچار ہیں۔

○ مکرم ہارون الرشید ہاشمی صاحب ابن پیر رشید احمد صاحب ارشد ریٹائرڈ محاسب صدر انجمن احمدیہ قریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ دن بدن بیماری بڑھتی جارہی ہے۔

○ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب جالندھری آف جامکے چیمہ بعارضہ بلڈ پریشر اور شوگر بیمار ہیں۔

○ محترمہ خالدہ صاحبہ بنت مکرم محمد شفیع صاحب لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

○ مکرم نذیر احمد صاحب ابن محمد سلیم صاحب امیر جماعت خانیوال بیمار ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کیلئے اور پریشانیاں دور ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح: مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب ولد چوہدری محمد شریف صاحب جماعت احمدیہ کوٹھیوالہ کا نکاح محترمہ زاہدہ پروین صاحبہ بنت چوہدری محمد شریف صاحب وڑائچ ساکن گگو منڈی کے ہمراہ مبلغ چار ہزار روپے مہر پر مکرم حکیم نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ احمدیہ ملتان نے ۱۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ احمدیہ بیت الذکر گگو منڈی میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

ضروری اعلان: میرے والد محترم محمد یونس صاحب وفات پا گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کا ان سے کوئی لین دین بقایا ہو تو براہ کرم مجھ سے رابطہ قائم فرمائیں۔

سید ظہیر احمد

۱۶/۹۶ دارالرحمت وسطی ربوہ

سانحہ ارتحال: عزیز مبشر احمد ابن مکرم بشیر احمد صاحب چیمہ ۳۱ جولائی بروز بدھ شام ۹ بجے موٹر سائیکل کے حادثہ میں نوجوانی کے عالم میں ۲۶ سال کی عمر میں وفات پاگیا۔

○ محترمہ اختر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالوحید خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور مورخہ ۴ اگست ۱۹۹۱ء صبح ۴ بجے تقریباً ۶ ماہ کی علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ چنانچہ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز عصر کے بعد بیت المبارک کے احاطہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبدالقادر خان صاحب ناظر دیوان نے دعا کروائی۔

○ ——— مکرم حمید الدین صاحب ابن میاں محمد الدین صاحب آف قادیان مورخہ ۲ اگست کی شب ہارٹ اٹیک کے نتیجہ میں اچانک حافظ آباد میں بعمر ۵۵ سال وفات پاگئے۔ موصوف اریگیشن کے محکمہ میں اوورسیئر تھے۔ آپ مکرم رفیع الدین صاحب گولبازار ربوہ کے چھوٹے بھائی تھے نماز جنازہ مورخہ ۳ اگست کو بیت المہدی میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر نے پڑھائی۔ اسکے بعد قبرستان نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ موصوف نے معمر والدہ اور بیوہ کے علاوہ ۹ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

ختم قرآن: "میرے بیٹے عزیزم نوید احمد خان نے ساڑھے چھ سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کر لیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے قرآن مجید بار بار پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق فرماتا رہے۔"

حمید احمد خان انسٹرکٹر (دسول)
گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی رسول ضلع گجرات

نمایاں کامیابی: اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری بیٹی زبدہ شفیع نے ایف ایس سی پری میڈیکل گروپ میں ۸۷۰ نمبر لے کر گوجرانوالہ بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ میری بیٹی نے پانچویں جماعت میں منگلا ریجن میں ٹاپ کیا تھا۔ اسی طرح مڈل میں گوجرانوالہ ڈویژن میں ٹاپ کیا اور میٹرک میں بھی گوجرانوالہ بورڈ میں تمام لڑکے اور لڑکیوں میں ٹاپ کیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مستقبل میں مزید کامیابیاں عطا کرے۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد شفیع
امیر جماعت احمدیہ گجرات شہر

گمشدہ بٹوہ

۲۳ جولائی کو ایک سیاہ رنگ کا بٹوہ جس میں کچھ رقم، کاغذ اور کارڈ بھی ہے محلہ دارالصدر شرقی ربوہ میں (عقب فضل عمر ہسپتال) گم گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں:۔

عبدالہادی ۲۵/۹ دارالرحمت شرقی ب ربوہ نزد بیت راجیکی فون نمبر ۶۲۱ ربوہ
فون فیصل آباد ۶۲۶۷۶۴

قرارداد تعزیت

محترم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب کی اچانک وفات کی خبر احباب جماعت احمدیہ کنری میں نہایت دکھ اور درد بھرے دل سے سنی گئی۔

آپ ایک لمبے عرصے تک کنری کی جماعت میں مربی کے فرائض ادا کرتے رہے۔ آپ بلحاظ اپنے عہدے کے ایک کامیاب مربی تھے۔ آپ کی تقریر مدلل اور علمی استعداد سے بھرپور ہوتی تھی اور آپ کے الفاظ واضح پُرشوکت اور دلوں میں اُتر جانے والے ہوتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی کتب کا بھرپور مطالعہ اور عربی سے خوب واقفیت ہونے کی وجہ سے اور پھر سُریلی آواز میں تلاوت سے آپ کا درس قرآن نئی نئی معلومات سے بھرپور ہوتا تھا۔ آپ باوجود ایک جید عالم ہونے کے احباب میں بے تکلف تھے۔ اور قریبی میل جول ہونے کی وجہ سے نہایت احسن طریق پر دوستوں کی اصلاح کر لیتے تھے۔ آپ کی تقاریر سامعین میں نہایت درجہ توجہ اور انہماک سے سنی جاتی تھیں۔ اپنے جواں سالہ لائق فرزند کی وفات کو بہت حوصلے اور صبر سے برداشت کیا۔ آپ بیدار مغز اور دینی کاموں میں بہت مستعد تھے اور سلسلہ عالیہ اور امام جماعت کے عاشق صادق تھے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ آپ کی وفات کی وجہ سے ایک خلا واقع ہو گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خلا کو اپنے فضل سے پُر کرے۔ آپ کو اپنے حضور اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہمیں اور لواحقین کو صبر کی توفیق دے۔

ہم ہیں غمگین
افراد جماعت احمدیہ کنری

ضرورت ہے

جماعت احمدیہ حیدرآباد کو بیوت میں کام کرنے کے لئے دو اور قبرستان کے لئے ایک خادم کی ضرورت ہے۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والے احباب امیر جماعت/پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد
۱۶۷-۷ بیت الظفر یونٹ نمبر ۶ لطیف آباد ۔ حیدرآباد

کیا آپ کا اور آپ کے بچوں کا چندہ وقف جدید ادا ہو چکا ہے۔

(ناظم مال ۔ وقف جدید)

بقیہ: صد ۳ سے آگے

اپنی نئی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے نئے سرے سے اپنے دفاتر کی تنظیم کریں اور ہندوستان کی باقی جماعتوں کو دوبارہ زندہ کریں اور زندہ رکھنے کی کوشش کریں۔ صرف یہی نہیں بلکہ ان کو بڑھاتے اور پھیلانے کی کوشش کریں۔ وہ تمام اغراض جن کے لئے احمدیہ جماعت قائم کی گئی تھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتابوں میں لکھی ہوئی موجود ہیں ان اغراض کو سامنے رکھ کر صدر انجمن احمدیہ کی تنظیم کریں اور تمام ہندوستان کی جماعتوں کے ساتھ خط و کتابت کر کے ان کو منظم کریں اور پھیلنے پھولنے میں مدد دیں"۔

اس کے بعد حضور نے چند تجاویز پیش کی ہیں ہم اس پیغام کو یہیں ختم کرتے ہیں۔

بقیہ: صد ۵ سے آگے

اور تیز ہوائیں چل رہی ہوں تو اس کے درخت مستانہ وار جھومتے عجب ہی بہار دیتے ہیں۔

جن گھروں کے صحن میں گنجائش ہو انہیں اللہ تعالیٰ کے اس عطیہ کو صحن کے آغوش میں ضرور جگہ دینی چاہیئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکریہ ادا کرنے کا ایک اور ذریعہ حاصل ہو جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفالت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کرکے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد (۳۰۰) روپے ماہوار سے سات صد (۷۰۰) روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ اگر رقم مقامی جماعت میں ادا کریں۔ تو اس کی اطلاع ذیل کے پتہ پر بھی بھجوا دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطاء فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء رقم جمع کروانا چاہتے ہیں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت۔ ربوہ

اعلان برائے طلبہ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

○ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد نصرت جہاں اکیڈمی مورخہ یکم ستمبر ۹۱ء کو کھل رہی ہے۔ تمام طلبہ یکم ستمبر ۹۱ء کو باقاعدہ سکول حاضر ہوں۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن)

چوہدری آٹو سپیئر پارٹس

ہمارے ہاں ڈیزل اور پٹرول گاڑیوں کی معیاری اور تسلی بخش ریپئرنگ کی جاتی ہے۔ ٹویوٹا کرولا، سوزوکی اور ڈاٹسن کے جینئن سپیئر پارٹس رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں نیز موٹر سائیکل اور سکوٹر کے جینئن سپیئر پارٹس بھی دستیاب ہیں۔ آپکی خدمت ہمارا نصب العین خدمت میں پیش پیش۔

چوہدری آٹو سٹور ریلوے روڈ ربوہ
پروپرائٹر: چوہدری عبدالعزیز

ملکی و غیر ملکی ٹیلی فون کالز اور فیکس کا انتہائی مؤثر انتظام

پبلک ٹیلیفون کال آفس اور ٹیلی فیکس

○ فیکس کی ہوم ڈیلیوری کا بھی انتظام ہے۔
○ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام ہے

ٹریول سروسز ریلوے روڈ ربوہ
فیکس: ۶۹۶ — فون: ۸۲۵

گائے بھینس، گھوڑا

اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ہٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، واہ چیچک وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر مفت حاصل کریں۔

ڈیٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روڈ نمبر ۵ لانڈھی۔ فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار ملتان: ذکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

ربوہ لاہور کراچی
فون ۶۰۶ ۶۰۷

ملکی خبریں

○ نیشنل پیپلز پارٹی کے سربراہ اور سابق نگران وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ وزیر اعظم سے ملاقات کے بارے میں مجھے کسی قسم کی یقین دہانیاں کرانے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی اس کی تشہیر کی ضرورت تھی۔ انہوں نے کہا بھوک ہڑتال اور احتجاج پی ڈی اے کا حق ہے اور میں صحافت پر ہر قسم کی قدغن کی شدید مخالفت کروں گا۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ دشمن اپنے مقاصد کے لئے ہمارے سیاسی اور معاشرتی تضادات سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ ہمیں دشمن کی چال کا شکار نہیں ہونا چاہئیے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسائل کا حل قومی اتفاق رائے ہے اور ہمیں اپوزیشن کو دیوار تک دھکیلنے کی پرانی پالیسی کو ترک کر دینا چاہئیے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں نے بدھ کی صبح کو اچانک محکمہ صحت کے ایک شعبے کا معائنہ کیا جس سے محکمہ صحت پنجاب میں ادویات کی خریداری کے ضمن میں ایک بڑے سکینڈل کا انکشاف ہوا ہے۔ جس میں ۶۸ لاکھ روپے زیادہ ادا کئے گئے۔ چھان بین کے لئے ایک چار رکنی انکوائری کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ اگر حکومت ایم کیو ایم کو دس ہزار کارکنوں کی رضاکار فورس بنانے کی اجازت دے دے تو یہ فورس چوری۔ ڈاکہ۔ لوٹ مار اغوا اور دوسرے جرائم کو ناکام بنا دے گی۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ پنجاب میں بلدیاتی انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر ہوں گے۔

خالص فریزئین نسل کے جانور برائے فروخت

وڑائچ لائیو سٹاک فارم واقع چک ۱۷ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا میں خالص فریزئین نسل کے جانور بشمول بچھڑے۔ بچھڑیاں وہڑے وہڑیاں۔ حاملہ اور شیردار گائیں جو کہ آسٹریلیا سے براہ راست درآمد کی گئیں تھیں برائے فروخت موجود ہیں۔ رابطہ کیلئے مالک فارم بروز جمعۃ المبارک فارم پر موجود ہوتا ہے۔ نیلامی کی حتمی تاریخ ۳۰ اگست ۹۱ء مقرر کی جاتی ہے۔

مالک فارم: ڈاکٹر محمود احمد ویٹرنری افسر کوٹ امیر شاہ
۱/۱۳ دارالصدر شمالی ربوہ

غیر ملکی خبریں

○ بھارت نے سکھوں اور کشمیری حریت پسندوں کو صلح کی پیشکش کی ہے۔ وزیر داخلہ مسٹر شنکر راؤ چاون نے کہا ہے کہ سیاسی تصفیہ کے لئے میں پنجاب اور مقبوضہ کشمیر جاکر جدوجہد آزادی کے نمائندوں سے مذاکرات کروں گا کسی تیسرے فریق سے بھی مدد لی جائے گی۔

○ افغان مجاہدین نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے کابل فوج کی ۲۰ چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

○ افغان مجاہدین کے تازہ حملوں میں جو شدت آئی ہے اس کی وجہ یہ بیان کی جا رہی ہے کہ کابل رہنماؤں کو سیاسی تصفیہ پر آمادہ کرنے کے لئے یہ دباؤ ڈالا جا رہا ہے

○ کویت میں عراق کی حمایت کرنے والے فلسطینیوں کو تشدد کا شکار بنایا جا رہا ہے۔ ۱۶۰ نوجوان تعلیم یافتہ دوشیزاؤں کو عقوبت خانے میں اذیت ناک سزائیں دی جا رہی ہیں۔ یہ تفاصیل بی بی سی ٹیلی ویژن پر ایک فلم رپورٹ میں دکھائی گئیں۔

○ بھارت کے صدر نے اپنے ملک میں بچت کی مہم کے پیش نظر اپنا غیر ملکی دورہ منسوخ کر دیا ہے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ پاکستان کی حکومتیں عارضی قرضوں کے لئے بی سی سی آئی پر انحصار کرتی تھیں۔ ایک تجزیاتی رپورٹ میں اس شبہ کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ اس بنک نے شاید جوہری توانائی منتقل کرنے میں بھی پاکستان کی مدد کی ہو۔

○ روس کی دفاعی صنعتیں اسلحہ تیار کرنے کی بجائے تجارتی، مسافر بردار طیارے سمندری جہاز اور خلائی تحقیق کے لئے خام مواد تیار کریں گی۔

○ روسی فیڈریشن کی کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ مستعفی ہو گئے ہیں

○ بھارت کے شہر بنارس میں فرقہ پرست ہندوؤں نے مسلمانوں کی سینکڑوں کھڈیاں تباہ کر دی ہیں جن پر روایتی بنارسی ساڑھی تیار کی جاتی تھی۔

○ ملائیشیا میں سرعام تمباکو نوشی پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

○ الجزائر میں جون میں ملتوی ہونے والے انتخابات اب نومبر میں منعقد ہوں گے۔